ٹیلی فون اور موبائل کے ذریعے

رویت ہلال کا ثبوت نہیں ہو سکتا

از قلم: مفتی محبوب رضا نوری بدر القادری

مذہب اسلام دین الٰہی کا نام ہے اس کے اصول وضوابط مسائل واحکام مستحکم ہیں ان میں تغیر وتبدل کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ بسا اوقات اختلاف زمان ومکان ووجوہ ستہ کی بنیاد پر بعض مسائل کی نوعیت بدل جاتی ہے "کم من شئ یختلف با ختلا ف الزمان والمکان (ردالمحتار،ج ۵،ص ۲۴۷)" یہ بھی اسلام ہی کا ایک ضابطہ ہے مگر یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس ضابطۂ شرعیہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہیکہ حالات وتقاضے اور اسباب ستہ کے زیر اثر مسائل شرعیہ کی اصلی صورت مسخ کردی جائے اور حلت وحرمت جواز وعدم جواز کے اصول تارتار کردئے جائیں۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہیکہ وہ فقیہان اسلام جنکے فتاوے پر اعتماد کرکے راہ عمل کے صحیح خطوط متعین کئے جاتے تھے آج انہی کے فتاوے نفاق وشقاق، اختلاف وانتشار کا سرچشمہ بنتے جا رہے ہیں۔

مجھے رہزنوں سے غرض نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

ابھی چند سالوں سے جدید تحقیقات کے نام پر اور حاجت، ضرورت، عموم بلوی، دفع حرج وغیرہ وغیرہ جیسی فقہی مصطلحات کا دھونس جما کر جو اسلاف بیزاری کا بازار گرم کیا جارہا ہے وہ قوم وملت کے لئے سود مند نہیں بلکہ سم قاتل ہے۔

فی زمانہ اسلاف بیزاری وجدت طرازی میں ماہنامہ جام نور کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ ہر وہ تحریر جو اسلاف کرام واساطین عظام کے لئے چیلنج ہواسے جام نور کی زینت بنائی جاتی ہے اس سے مذہب وملت کی کون سی خدمت ہورہی ہے اسے خوشتر صاحب بہتر جانتے ہوں گے۔ ابھی کچھ ایام پہلے فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمٰن مضطر صاحب کا ایک اہم فتویٰ جام نور کے توسط سے نظر نواز ہوا۔ فتوی کیا ہے؟ بس سمجھ لیجئے کہ اسلاف کرام اور فقہاء عظام کی تحقیقات علیہ وتدقیقات انیقہ کے خلاف ایک جرأت مندانہ اقدام ہے۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ سے ایک گمنام مفقود الخبر سائل نے دریافت کیا کہ ٹیلیفون اور موبائل کے ذریعہ استفاضۂ خبر کا تحقق ہوکر رمضان وغیرہ کے چاند کا ثبوت ہوسکتا ہے یا نہیں؟ جواب میں ارقام فرماتے ہیں کہ کسی شہر سے ٹیلیفون اور موبائل کے ذریعہ نہیں خود آکر بھی کچھ لوگ یہ گواہی دیں کہ وہاں لوگوں نے چاند دیکھا ہے یا فلاں سنی صحیح العقیدہ متدین عالم دین نے لوگوں کو روزہ رکھنے یا عید کرنے کے لئے کہا ہے تو بھی وہ استفاضہ جو شرعا حجت ہے متحقق نہیں ہوگا" مفتی صاحب قبلہ اپنے اس موقف کو فتح القدیر، تنبیہ الغافل، والوسنان اور ردالمحتار کے حوالیجات سے مزین فرمایا ہے جو بے شبہ لائق عمل وقابل حجت ہے مگر آگے چلکر مفتی صاحب اپنے موقف پر قائم نہ رہ سکے اور جواز کی راہ ہموار کرنے میں کامیاب ہوگئے رقمطراز ہیں: "ہاں جس شہر میں لوگ سنی صحیح العقیدہ عالم دین کے فیصلے پر ہی روزہ وعید کرتے ہیں اس شہر سے زیادہ لوگ خود آکر خبر دیں کہ یہاں سنی حضرات نے بر بنائے رویت روزہ رکھا ہے یا عید کررہے ہیں خواہ اتنے زیادہ معلوم لوگ ٹیلیفون اور موبائلوں کے ذریعہ خبر دیں کہ یہاں سنی حضرات نے بر بنائے رویت روزہ رکھا ہے یا عید کررہے ہیں بلکہ احتیاطاً اپنی طرف سے بھی ان نمبروں پر فون کرکے مزید اطمینان حاصل کرلیا جائے کہ انہیں لوگوں نے ٹیلیفون اور موبائل پر خبر دی ہے اسی طرح دوسرے معلوم نمبروں پر فون کرکے تصدیق کرلی جائے جس سے چاند ہوجانے کا ظن غالب ملحق بیقین ہوجائے تو اس سے استفاضۂ خبر کا تحقق ہوجائیگا جو شرعا حجت ہے کیونکہ استفاضۂ خبر سے یہی مقصود ہے۔

محترم قارئین! آپ نے مفتی صاحب قبلہ کا جواب لاجواب بنظر عمیق مطالعہ فرمالیا ہوگا امید ہیکہ اس سے کافی محظوظ بھی

ہوئے ہونگے کیونکہ جواز وعدم جواز اثبات ونفی کی ملی جلی کیفیت نے جواب کو چیستاں اور معمہ بنادیا ہے۔ عام قارئین محوِ حیرت ہیں کہ مفتی صاحب قبلہ کا یہ جواب اثبات میں ہے یا نفی میں؟ مگر آپکو ورطۂ حیرت میں غوطہ زن ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ علامہ قمقام یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ اگر ٹیلیفون اور موبائل کے ذریعہ صرف چندلوگوں نے خبردیں تو اس سے چاند کا ثبوت نہیں ہوگا کیونکہ اس سے چاند ہونے کا ظن غالب ملحق بیقین حاصل نہیں ہوتا لیکن اگر ٹیلیفونوں اور موبائلوں کے ذریعہ اتنے زیادہ معلوم لوگوں نے خبردیں جس سے چاند ہوجانے کا ظن غالب ملحق بیقین ہوجائے تو رویت کا ثبوت ہوجائیگا کیونکہ یہ خبریں درجۂ استفاضہ میں ہے اور استفاضہ کے ذریعہ رویت کا ثبوت ہوجاتا ہے لہذا ان خبروں کے ذریعہ بھی رویت کا ثبوت ہوجائیگا۔

مفتی صاحب کی تحقیق انیق کے مطابق تحقق استفاضہ کے لئے نہ ہی جماعت متعددہ کی ضرورت اور نہ ہی آکر خبر دینا لازم بس بہت زیادہ معلوم لوگوں کا فون آجانا تحقق استفاضہ کے لئے کافی ووافی ہے۔

اب ہمیں مفتی صاحب کے عندیہ کو میزان شریعت میں تول کر دیکھنا ہے کہ مفتی صاحب کا پلہ اونچا ہے یا نیچا؟

قارئین کرام! آپ فقہ وافتاء کی معتمد ومتفق علیہ کتابیں اٹھاکر دیکھ جائیے کہیں پر اس موقف کی تائید نہیں ملیگی ہاں ''مارے گھٹنا پھوٹے سر'' والا معاملہ ہوتو یہ دوسری بات ہے۔

شریعت غرہ کے نزدیک تحقق استفاضہ کے لئے جماعت کا متعدد ہونا اور آکر بیان دینا لازم ہے اس امر پر علامہ رحمتی، امام اہلسنت، صدرالشریعہ، ملک العلماء، ودیگر اکابرین کی تحریرات موجود ہیں۔ علامہ رحمتی علیہ الرحمہ استفاضہ کے بیان میں فرماتے ہیں ''معنی الاستفاضہ ان تاتی من تلک البلدۃ جماعات متعددون کل منھم یخبر عن اھل تلک البلدۃ'' استفاضہ کا معنی اس شہر سے متعدد جماعتوں کا آنا ہے ان میں سے ہر ایک اس شہر والوں کی خبر دیں (ردالمحتار، ج ۴ ص ۹۴) اور امام اہل سنت مجدد اسلام امام احمد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۶۲ پر فرماتے ہیں: ''کہ وہ استفاضہ جو شرعاً معتبر اس کے معنی یہ ہیں کہ اس شہر سے گروہ کے گروہ متعدد جماعتیں آئیں اور سب بالاتفاق یک زبان بیان کریں کہ وہاں فلاں شب چاند دیکھ کر لوگوں نے روزہ رکھا یہاں تک کہ انکی خبر پر یقین شرعی حاصل ہو'' فتاوی ملک العلماء اور بہارشریعت وغیرہ میں بھی اس قسم کی عبارتیں موجود ہیں اب فیصلہ قارئین کے ہاتھوں ہے کیا مذکورۃ الصدور عبارتوں سے واشگاف نہیں ہورہا ہے کہ تحقق استفاضہ کے لئے جماعت متعددہ کا آکر بیان دینا شرط لازم ہے۔ اگر ہے اور بیشک ہے تو مفتی صاحب کی تحقیق بازغ کی اہمیت کیا رہ جاتی ہے؟ اور رہتی بھی کیسے جبکہ علمی دنیا میں ایسے اکابر (علامہ رحمتی، امام اہل سنت، صدرالشریعہ، ملک العلماء)، کے مقابل مفتی صاحب کی پوزیشن ویسے ہی ہے جیسے امریکہ کے سامنے نیپال کی یا چین کے سامنے بنگلہ دیش کی!!!

مزید برآں خود مفتی صاحب قبلہ ازالۂ شبہ کے ماتحت منحۃ الخالق کی عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ استفاضہ سے مراد یہ نہیں ہے کہ خبر صرف مشہور ہوجائے جس شہر میں چاند کا ثبوت ہوگیا ہے اس شہر سے آنے والوں کے ذریعہ لگاتار خبر موصول ہو'' قرآنی ارشاد قولوا قولا سدیدا کے تحت سچ کہئے کیا اس ترجمہ نے مفتی صاحب کی ترجمانی کے حصن حصین کو مسمار نہیں کردیا؟

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

بر سبیل تنزل اگر مفتی صاحب کی بات مان بھی لی جائے تو ہم ان سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر کسی صاحب کو دوسروں کی آواز بنانے اور نقل کرنے میں دستگاہ کامل حاصل ہو اور وہ مفتی صاحب کے جانے پہچانے معروف ومعلوم بے شمار اشخاص کے موبائلوں کو لیکر نوبت بنوبت باری باری آواز بدل بدل کر خبر دے کہ فقیہ النفس صاحب قبلہ ہمارے شہر میں سنی حضرات نے بربنائے رویت روزہ رکھا ہے یا عید کررہے ہیں تو بتایا جائے بریں صورت استفاضہ کا تحقق ہوگا کہ نہیں؟ جبکہ آپ کے منطقیانہ جواب کی روشنی میں استفاضہ متحقق ہوجانا چاہئے کیونکہ نمبرات بھی معلوم ہیں اور آواز بھی جانی پہچانی ہے اس سلسلے میں آپ کی جدید تحقیق کیا ہے جواب عنایت فرماکر شکریہ کا

موقع فراہم کریں۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے ٹیلیفون اور موبائل پہ بولنے والوں کو معلوم فرمایا ہے یہ بھی میری فہم ناقص سے بالاتر ہے کیونکہ ٹیلیفون اور موبائل پر بولنے والا معلوم نہیں بلکہ عندالشرع مجہول ہوتا ہے اگر چہ بولنے والا اپنا نام ونسب اتا پتہ بتادے کیونکہ شرعاً اسکا کوئی ثبوت نہیں کہ واقعی یہ وہی شخص معروف ہے اگر چہ آواز سے من وجہ معرفت ہوجاتی ہے کہ بولنے والا فلاں شخص ہے مگر شرع شریف نے اسکا اعتبار نہیں فرمایا تبیین الحقائق وفتاوی عالمگیریہ وہدایہ وغیرہ میں ہے "النغمہ تشبہ النغمہ" آواز آواز کے مشابہ ہے لہذا ان حقائق کے اجالے میں روشن ہوگیا موبائل وغیرہ کے ذریعہ آئی ہوئی خبریں ہرگز ہرگز درجۂ استفاضہ میں نہیں ہیں۔

شبہہ : امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے ٹیلیفون کی خبر کو امور شرعیہ میں نامعتبر قرار دیا ہے تو اس سے استفاضہ شرعیہ کا تحقق کیسے ہوجائیگا اس شبہ کو قائم فرما کر مفتی صاحب نے دو جواب ارقام فرمائے ہیں۔ پہلا جواب اس لائق نہیں کہ اس پر کچھ رقم کیا جائے البتہ جواب ثانی ایک لمحہ کے لئے چونکا دینے والا ضرور ہے۔

ارقام فرماتے ہیں کہ دوسری بات یہ ہیکہ اعلیٰ حضرت نے ٹیلیفون کے ذریعہ بیان کو استفاضۂ خبر کے تعلق سے نامعتبر نہیں قرار دیا، بلکہ شہادت کے تعلق سے نامعتبر قرار دیا تھا" جبکہ حقیقت یہ ہیکہ امام اہل سنت نے ٹیلیفون کے ذریعہ آئی ہوئی خبر کو جسطرح شہادت کے تعلق سے نامعتبر قرار دیا ہے یونہی استفاضۂ خبر کے تعلق سے بھی۔ کیونکہ اگر ٹیلیفون کے ذریعہ استفاضۂ خبر کا تحقق ہوتا تو یسروولاتعسروا کے تحت اس صورت کو ضرور ارقام فرماتے۔ تار اور ٹیلیفون کے متعلق جواب میں کہ تار محض بے اعتبار یونہی ٹیلیفون، اگر خبر دہندہ پیش نظر نہ ہو" پر اکتفا نہ فرماتے بلکہ آپ یہ ثابت کرتے کہ ٹیلیفون کی خبر باب شہادت میں غیر معتبر اور تحقق استفاضہ میں معتبر ہے اس لئے اذعان ویقین کی حد تک کہا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا نے ٹیلیفون کی خبر کو باب استفاضہ میں بھی غیر معتبر قرار دیا **فافھم و لا تعجل۔**

آخر میں مفتی صاحب قبلہ کی بارگاہ میں ایک عریضہ یہ ہیکہ حضرت والا ہندوپاک کی معروف شخصیت ہیں علم وفضل کی دنیا میں ماہ ونجوم کیطرح روشن ہیں آپکی تحقیق وتدقیق سند کا درجہ رکھتی ہے اسلئے رکیک تحریرات کے ذریعہ اپنی حیثیت علمی کو داؤ پر نہ لگائیں ایسی خستہ تحریروں سے علمی دنیا میں آپ کا قد اونچا ہونے کے بجائے بونا ہوجائیگا اور آپ گمنامی کی اس وادی میں تشریف لیجائیں گے جہاں سے واپسی ممکن نہ ہوگی۔ حضرت عالی مرتبت اگر ان چند سطور میں کوئی جملہ طبع ناز پر گراں گزرے تو کودک ناداں سمجھ کر درگزر فرمائیں گے۔

بہت سوچ کر ہوا ہوں موج دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

فقط محمد محبوب رضا نوری بدر القادری
خادم دار العلوم اعلیٰ حضرت، بکلمنا ناگپور 09175839450

کرناٹک میں عید سعید جشن یوم ولادت غریب نواز

۱۶؍جون ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ انجمن برکات رضا و نوجوانان اہل سنت ہولے نرسی پور ضلع ہاسن کرناٹک میں ۸۹۸ یوم ولادت اور ۸۰۰ سالانہ عرس غریب نواز بڑی شان وشوکت کے ساتھ منایا جارہا ہے۔

زیر سرپرستی:۔ خطیب الہند حضرت علامہ مفتی محمد محبوب عالم صاحب رضوی مہتمم دار العلوم رضویہ غریب نواز رضا نگر اجین ایم پی

زیر صدارت:۔ پیر طریقت ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت الحاج قاری محمد لیاقت رضا نوری خلیفۂ سرکار مفتی اعظم ہند

مقرر خصوصی:۔ بلبل گلستان چشت فاضل جلیل حضرت علامہ الحاج قاری ارشاد احمد صاحب مغربی اجمیر شریف اور درجنوں علمائے کرام تشریف لارہے ہیں

سید نظام الدین شاہ قادری رضوی صدر انجمن برکات رضا ہولے نرسی پور ضلع ہاسن کرناٹک

مسجد امام احمد رضا کا سنگ بنیاد

۱۸۔اپریل ۲۰۱۲ء بروز بدھ بعد نماز ظہر الطاف نگر رانی بنور کرناٹک میں پیر طریقت ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ الحاج الشاہ قاری محمد لیاقت رضا نوری خلیفۂ سرکار مفتی اعظم ہند نے درود شریف، اور نعرۂ تکبیر ورسالت، مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد، کی گونج میں مسجد امام احمد رضا کا سنگ بنیاد رکھا پھر تمام حاضرین نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا فاتحہ کے بعد تبرک تقسیم کیا گیا اور دعا ہوئی۔

غلام مصطفی رضوی رکن قادریہ اکیڈمی رانی بنور کرناٹک